تعلقات قائم کر کے اور غلط بیانی کر کے نکاح نہ کرتی ہو۔ ایسی صورت میں لڑکی کا عدالت کی طرف رجوع کرنا درست اور صحیح ہے بصورت تشدد باپ کی ولایت شرعاً ختم ہو جاتی ہے لہٰذا عدالت ایسی لڑکی کی ولی ہے اور عدالت کے اجازت نامہ کے ذریعہ کیا ہوا نکاح درست ہے۔

جیسا کہ رسول ﷺ نے فرمایا (فالسلطان ولی من لا ولی له) جس لڑکی کا ولی نہ ہو اسکا سلطان یا حاکم (عدالت) ولی ہے۔ (سنن ابن ماجه باب لا نكاح الا بولی)

سوال: جبراً دی گئی طلاق جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں از روئے شریعت طلاق نہ ہوگی جیسا کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

(لاطلاق ولاعتاق فی اغلاق) اکراہ (جبر) کی صورت میں نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ ہی غلام کو آزادی حاصل ہوتی ہے (سنن ابن ماجه باب طلاق المكره والناسی) بلکہ جبراً خرید و فروخت، نکاح، غلام کا ہبہ کرانا یا اسکی بیع کرانا جائز نہیں اور ایسے ہی اگر کسی عورت سے جبراً زنا کیا جائے تو اس عورت پر حد نہ لگے گی۔ (البخاری: کتاب الاکراہ)

سوال: کیا عورت کا نکاح خاندان سے باہر کسی دوسرے خاندان یا قبیلہ میں کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے خاندان اور قبائل صرف تعارف کیلئے پیدا کئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (وجعلناكم شعوباو قبائل لتعارفوا) (الحجرات:۱۳) عورت کو خاندان سے باہر نکاح کرنے سے روکنا جائز نہیں کیونکہ رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے مختلف خاندانون مئں نکاح کئے ہیں اور اپنی بیٹیوں کے مختلف خاندانوں میں نکاح کئے ہیں۔ اور عورت پر خاندان کے اندر ہی نکاح کرنے کی پابندی لگانا احکامات اسلامیہ سے بےخبری اور ناواقفیت کی دلیل ہے بلکہ جہالت ہے اور اگر لڑکی کیلئے خاندان میں مناسب رشتہ نہ ملے تو اسکو ساری زندگی بغیر نکاح کے بٹھائے رکھنا، اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے احکامات سے روگردانی اور انکار کرنا ہے جبکہ نکاح کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور آپ ؐ کی سنت کا منکر آپ ؐ کی امت سے خارج ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (النكاح من سنتی فمن لم يعمل بسنتی فليس منی وتزوّجوا فانی مكاثر بكم الأمم....) (سنن ابن ماجہ، باب ما جاء فی فضل النکاح)